کو عوام پر مسلط کرکے اسے عوامی فیصلہ کہا جاتا ہے اور غریب پسے ہوئے طبقوں کی دینی آواز کو دبانے اور کچلنے کے لیے دائیں اور بائیں کے منافق مل کر اسے "ملا ازم" ملائیت مذہبی پیشوائیت کا نام دے کر بیرونی حمایت بیرونی حکمتِ عملی اور بیرونی سرمائے کی طاقت سے کچل دیتے ہیں۔ لیکن جب اپنی گردنوں میں استبداد کا رسہ فٹ ہو جاتا ہے تو چلانے لگ جاتے ہیں کہ یہ اسلام کے خلاف سازش ہے۔

پاکستان سے چاروں مسلک کے سیاسی علماء نے جمہوری نظام ریاست پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ علماء نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا ہے کہ وہ جمہوریت پر متفق ہو سکتے ہیں، اسلام پر ان کا اتفاق ممکن ہی نہیں۔

اب اگر علماء اسلام کی بات کریں تو وہ اس میں ہرگز مخلص نہیں۔ پی پی کی کامیابی کے ذمہ دار بھی یہی سیاسی علماء ہیں، خصوصاً وہ سیاست دان اور علماء جو گیارہ سال سے مسلسل ایک عورت کی سیاسی قوت اور اس کی سوجھ بوجھ سے نفع اندوز ہوتے رہے ہیں۔ پاکستان میں عورت نے ایک ہی جست میں یہ مقام حاصل نہیں کیا بلکہ ماڈرن یونیورسٹائز طبقہ نے تدریجی ارتقائی عمل سے عورت کو یہ مقام دلایا ہے جس کی پشت پناہی پاکستان میں قائم ہونے والی ہر حکومت نے کی خصوصاً ایوب اور بھٹو دور حکومت میں باقاعدہ منصوبہ بندی سے عورت کو سیاسی قوت بنایا گیا اور یہ تمام کارروائی سامراجیوں کی پس منظر کی طاقت کے سہارے عمل میں لائی گئی ہے۔ ضیاء الحق شہید کے دور میں سامراجیوں کی اعلانیہ مداخلت سے عورت کو سیاسی جدوجہد میں دھکیلا گیا اور سیاسی علماء نے مداہنت سے کام لیتے ہوئے اس امریکی پروگرام کے خلاف بیان تک نہ دیا۔ ضیا دور میں ہی امریکی قونصلیٹ ان سیاسی علماء سے باری باری ملا اور جدید ترین ثقافتی عورتوں سے بھی ملا اور پاکستان میں عورت کے حقوق، عورت کی حیثیت چل نکلی جس سے عوامی مزاج تشکیل پاتا گیا۔ اب علماء اور دائیں بازو کے سیاسی پیٹے اور سیاسی حاشیے چیخ رہے ہیں کہ عورت سربراہ مملکت نہیں بن سکتی۔ میں پوچھتا ہوں، ماضی قریب میں علماء اور سیاست دان جو کچھ کرتے رہے، اب اس کا نتیجہ کیوں قبول نہیں کرتے؟ میں کہتا ہوں اگر عورت کا سربراہ ملک بننا حرام ہے، گناہ ہے تو اس کے مجرم علماء اور دائیں بازو کے سیاست دان ہیں۔ پاکستان میں اپوا، ایفوا، گرل گائیڈ، وومن موومنٹ وغیرہ تنظیمیں تم دائیں بازو والوں نے بنوائیں، اور سیاسی علماء نے تمہاری سرپرستی کی۔ علماء جمہوریت قبول کرتے ہیں مگر جمہوری فیصلہ قبول نہیں کرتے۔ پھر انہیں اسلام یاد آ جاتا ہے۔ اسلام الیکشن سے نہیں، تبلیغ اور جہاد سے قوتِ حاکمہ بن سکتا ہے، ووٹوں سے اسلام کی الف بھی نہیں آ سکتی۔ الیکشن سرمایہ داروں کا کھیل اور کاروبار ہے۔

مجلس احرارِ اسلام اسی لئے ان منافق سیاسی حرام کاروں کے خلاف برسرِ پیکار ہے۔ نہ دایاں بازو،